اسلام میں امن کا تصور: موجودہ عالمی صورتحال کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

The Concept of Peace in Islam: An Analytical Study in the Context of the Current Global Situation

Dr. Hafiz Zahid Latif [1]
Dr Hafiz Qudrat Ullah [2]
Hafiz Muhammad Naeem Saif ul Islam [3]

Abstract:

This study examines the Islamic concept of peace and its relevance in the contemporary global context. Islam, a religion often associated with peace, emphasizes harmony, tolerance and justice as core principles for individual and collective well-being. In the Quran, peace is promoted as a fundamental aspect of life. The Prophet Muhammad (PBUH) further exemplified these values through various peace-building initiatives, fostering coexistence and understanding in diverse communities. Today's world is rife with conflicts, violence and ideological extremism, which often distorts the peaceful message of Islam. This paper analyzes how Islamic principles of justice, tolerance and equality provide a framework for peaceful conflict resolution. For instance, the Quran commands justice and fairness, underscoring that societal justice is essential for lasting peace. Moreover, Islam encourages respect for religious diversity, advocating coexistence. These teachings counter misconceptions linking Islam to extremism, instead showing it as a means to foster global peace. The paper concludes with practical recommendations for integrating Islamic peace principles into modern interfaith dialogues and educational curricula. By embodying these values, societies can work toward a harmonious future, where Islam's vision of peace is understood and implemented for collective human welfare.

Keywords: *Islamic peace, global conflict, justice, interfaith harmony, tolerance*

ا۔ تعارف:

اسلام کا بنیادی پیغام امن، محبت اور رواداری ہے جو دنیا کو امن و سکون فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا لفظ خود ہی "سلم" یعنی امن سے نکلا ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ امن اسلام کی بنیادوں میں شامل ہے۔ یہ ایک ایسا دین ہے جو اپنے پیروکاروں کو ہر سطح پر امن قائم کرنے کا حکم دیتا ہے، چاہے وہ انفرادی سطح ہو یا اجتماعی۔ اسلام کی تعلیمات میں معاشرتی انصاف، انسانی حقوق کا احترام اور باہمی احترام کو خاص اہمیت دی گئی ہے، تاکہ دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکے۔

[1]. Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore
[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore
[3]. Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore

آج کی دنیا میں اسلام کے پیغام کو غلط سمجھا اور پیش کیا جا رہا ہے۔ میڈیا اور بین الاقوامی سیاست کی وجہ سے اکثر اسلام کو شدت پسندی اور عسکریت پسندی کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، حالانکہ اسلامی تعلیمات اس کے برعکس ہیں۔ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں ہمیں امن کے متعدد عملی نمونے ملتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرنے اور معاشرتی انصاف کو فروغ دینے کی تعلیم دی۔

موجودہ عالمی صورتحال میں جہاں مذہبی تنازعات، سیاسی اختلافات اور نسلی تناؤ بڑھتے جا رہے ہیں، اسلام کے حقیقی پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ مقالہ اسلام میں امن کے تصور کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کا تجزیہ کرتا ہے کہ یہ اصول کس طرح موجودہ عالمی مسائل کا حل پیش کر سکتے ہیں۔

اسی طرح، نبی اکرم ﷺ نے امن کے پیغام کو اپنی زندگی کے ذریعے عملی صورت میں پیش کیا۔ مثال کے طور پر، صلح حدیبیہ ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جس نے امن و صلح کے اصولوں کو عملی صورت میں واضح کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنے مخالفین سے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا اور جنگ کی بجائے مذاکرات اور مصالحت کو ترجیح دی۔

یہ تحقیق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن کی اہمیت کو موجودہ دور کے مسائل کے تناظر میں اجاگر کرتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر اپنے دین کی حقیقی تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہونے کا شعور پیدا ہو اور وہ دنیا کے سامنے امن کے داعی بن کر سامنے آئیں۔

۲۔ امن کا تصور اور اسلام

اسلام ایک جامع اور عالمگیر دین ہے جو ہر سطح پر امن، رواداری اور عدل کا پیغام دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ امن ایک بنیادی اصول ہے، جس پر معاشرت کی فلاح و بہبود کا دارومدار ہے۔ قرآن و سنت میں بار بار انسانیت کے ساتھ حسن سلوک اور امن کو فروغ دینے کی تلقین کی گئی ہے، اور مختلف آیات اور احادیث میں امن کو ترجیح دینے کی تاکید ملتی ہے۔

الف۔ قرآن مجید میں امن کی تعلیمات:

قرآن مجید میں امن اور سلامتی کے پیغام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا"[4]

"اگر مخالفین صلح کے لیے آمادہ ہوں تو تم بھی آمادہ ہو جاؤ۔"

یہ آیت جنگ کے دوران بھی امن کو ترجیح دینے کا واضح پیغام دیتی ہے، کہ اگر مخالفین صلح کی جانب آئیں تو مسلمانوں کو بھی امن کا راستہ اپنانا چاہیے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں جنگ آخری صورت ہے اور اصل مقصد امن و امان کا قیام ہے۔

ب۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت میں امن کا پیغام:

نبی کریم ﷺ کی سیرت امن کی عملی تصویر ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن اور محبت کو فروغ دیا اور صلح کی جانب مائل رہنے کی تعلیم دی۔ صلح حدیبیہ ایک مثالی واقعہ ہے جس میں آپ ﷺ نے ایک معاہدہ کے ذریعے جنگ کو ٹال کر امن کو ترجیح دی۔ اس معاہدے کے ذریعے اسلام نے امن کو عملی طور پر پیش کیا اور ثابت کیا کہ اسلامی معاشرہ صلح و سلامتی کو فوقیت دیتا ہے۔ اسی طرح، ایک حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔"[5]

یہ حدیث امن اور رواداری کا ایک جامع تصور پیش کرتی ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو نہ صرف اپنے برادرانِ دین بلکہ تمام انسانیت کے لیے امن و سکون کا ذریعہ بننا چاہیے۔

میثاقِ مدینہ نبی کریم ﷺ کے حکم پر تیار کیا گیا تھا جس میں مدینہ کے مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگوں کے مابین باہمی احترام اور تحفظ کے اصول طے کیے گئے تھے۔ اس معاہدے نے مدینہ میں امن قائم کیا اور معاشرتی نظم و ضبط کی بنیاد رکھی۔ یہ معاہدہ بین المذاہب ہم آہنگی کا ایک بہترین نمونہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں معاشرتی امن کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے اہلِ مکہ کو عام معافی دے دی اور انتقام کے بجائے در گزر کا رویہ اپنایا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم آزاد ہو۔"[6]

---

[4]۔ الانفال ۸:۶۱۔ Al Anfal,8:61

[5]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث ۱۰۔

Bukhari, Muhamnad bin Ismail, *Al Jame Al Sahih*, Riyadh: Dar us Salam Li Nashr wa Al Touzih, 1999, H:10

[6]۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، بیروت: دار صادر، ۲۰۰۱ء، ج ۲، ص ۷۸۔

Ibn e Hisham, Abdul Malik, *As Sirah An Nabawiyyah*, Beirut, Dar Sadir, 2001, 78/2

یہ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام دشمنوں کے ساتھ بھی امن و محبت کا برتاؤ کرتا ہے، اور اس نے اسلام کا پیغام مکہ کے لوگوں کے دلوں میں گہرا اثر پیدا کیا۔

ج۔ قیامِ امن کے لیے صحابہ کرام کی کاوشیں:

اسلام کے ابتدائی دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قیامِ امن کے لیے جو مثالی کردار ادا کیا، وہ بعد کے تمام ادوار کے لیے نمونہ ہے۔ ان کے اقدامات نہ صرف مسلمانوں کے درمیان بلکہ مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان بھی امن کے قیام کا سبب بنے۔ یہاں چند اہم مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جنہیں اسلامی کتب واحادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

عہدِ صدیقی:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی ریاست کو بغاوتوں کا سامنا تھا، جب بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ حضرت ابو بکر نے حکمت، صبر، اور قوت سے کام لیتے ہوئے ریاست میں امن بحال کیا اور اسلامی اصولوں پر ثابت قدم رہ کر معاملات حل کیے۔[7] ان کی قیادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں داخلی امن کے قیام کے لیے ایک مضبوط قیادت ضروری ہے۔

عہدِ فاروقی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عدل وانصاف کی بدولت معاشرتی امن قائم ہوا۔ آپ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا اور غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان تھا:

"جو کوئی بھی مظلوم ہوگا، اس کا حق دلایا جائے گا، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔"[8]

آپ کے اس عدل نے اسلامی ریاست میں امن وامان کی فضا قائم رکھی۔

عہدِ عثمانی:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب آپ کے خلاف بغاوت ہوئی، تو آپ نے امن و صلح کے لیے صبر و تحمل کا راستہ اختیار کیا اور اپنی جان کی قربانی دی مگر امت میں اختلافات کو بڑھنے نہیں دیا۔[9] ان کا یہ عمل اسلامی قیادت میں قیامِ امن کے لیے صبر و تحمل کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

---

[7]۔ ابن کثیر، اسمٰعیل بن عمر، البدایہ والنہایہ، بیروت: مکتبہ المعارف، طبع ہفتم ۱۹۸۸ء، ۱۳۵/۷۔
Ibn e Kathir, Ismail bin Umar, *Al-Bidayah wa An-Nihayah*, Beirut: Maktabah M'arif, 7th ed. 1988, 135/7

[8]۔ طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، کراچی: نفیس اکیڈمی، ۲۹۰/۲۔
Tabri, Muhammad bin Jareer, *Tarith al Umam wa al Malook*, Karachi: Nafees Academy, 290/2

[9]۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، کراچی: نفیس اکیڈمی، ۲۰۱۲ء، ۹۱/۲۔
Ibn e S'ad, Muhammad bin S'ad, *Al Tabqat al Kubra*, Karachi: Nafees Academy, 91/2

عہدِ حضرت علی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جنگ جمل اور جنگ صفین کے موقع پر فریقین کے درمیان صلح اور امن کی کوشش کی۔ جنگ صفین کے دوران انہوں نے مختلف مواقع پر فریقین کو متحد کرنے اور امت کو جنگ سے بچانے کی کوشش کی۔[10] ان کی یہ کوششیں اسلام میں صلح وامن کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

عہد صحابہ میں مذہبی آزادی:

صحابہ کرام نے مفتوحہ علاقوں میں رہنے والے غیر مسلموں کو ان کے مذہبی حقوق دیے اور ان کی عبادت گاہوں کو محفوظ رکھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس میں عیسائیوں کے ساتھ امن معاہدہ کیا اور انہیں مذہبی آزادی دی۔[11] یہ اسلامی تعلیمات میں مذہبی رواداری اور امن کے قیام کی روشن مثال ہے۔

صحابہ کرام نے اسلام میں قیامِ امن کے اصولوں کی عملی مثالیں قائم کیں۔ان کے اقدامات آج بھی اسلامی معاشرت اور دنیا کے لیے ایک مثالی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں صلح، عدل وانصاف، رواداری اور مذہبی آزادی کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔یہی اصول آج کے عالمی تناظر میں بھی قیامِ امن کے لیے موزوں ہیں۔

گویا اسلام کا پیغام محض مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ یہ امن کا مذہب ہے جو ہر انسان کی عزت، آزادی اور حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ اسلام میں فرد کی حرمت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے، اور یہی امن کا اصل پیغام ہے۔ اسلامی تعلیمات میں امن کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے اور معاشرتی سطح پر امن کے قیام کو ہر مسلمان کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام کا مقصد نہ صرف اپنے پیروکاروں بلکہ پوری دنیا کے لیے امن وامان فراہم کرنا ہے۔

۳۔اسلام میں امن کے اصول

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔امن اور سکون اسلامی تعلیمات کا بنیادی حصہ ہیں، اور قرآن وسنت میں ایسے اصول موجود ہیں جو معاشرتی سطح پر امن کو فروغ دیتے ہیں۔ اسلامی امن کے یہ اصول انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر انسانیت کی فلاح اور امن کے ضامن ہیں۔

---

[10]- ابن اثیر، علی بن ابی الکرم محمد بن محمد، الکامل فی التاریخ، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۸/۱۔
Ibn e Athir Al Jazri, Ali bin Al Karam, *Al Kamil fiAl Tareekh*, Beirut: Muassah Al Risalah, 138/1

[11]- بلاذری، احمد بن یحییٰ، فتوح البلدان، لاہور: تخلیقات، ۲۰۲۱ء، ص ۲۱۰۔
Balazri, Ahmad bin Yahya, *Futooh al Buldan*, Lahore: Takhliqaat, 2021, p.210.

الف۔ عدل وانصاف:

اسلام میں عدل وانصاف کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ معاشرتی امن کا قیام عدل وانصاف کے بغیر ممکن نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"[12]

"بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

عدل وانصاف کا یہ حکم معاشرتی انصاف کا تقاضا کرتا ہے، جس کے ذریعے ہر فرد کو اس کا حق ملتا ہے اور یوں امن وسکون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی زندگی میں عدل وانصاف کا نمونہ پیش کیا اور امت کو اس کی پابندی کی تلقین کی۔

ب۔ حسن سلوک:

اسلامی تعلیمات میں دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کا درس دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"[13]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اسلام میں امن کا تصور محض اجتماعی سطح تک محدود نہیں بلکہ انفرادی زندگی میں بھی اس کی اہمیت ہے۔ اسلام میں لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور برداشت کو فروغ دیا گیا ہے تاکہ معاشرہ ایک پرامن جگہ بن سکے۔

ج۔ مساوات:

اسلامی معاشرت میں ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور انسانیت کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ"[14]

---

[12]۔ النساء، ۴: ۵۸۔

An Nisa, 4:58,

[13]۔ بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۱۰

Bukhari, *Al Jame Al Sahih*, Book: Al Hajj, Hadith No.10

[14]۔ الحجرات، ۴۹: ۱۳

Al Hujrat, 49:13

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

اس آیت میں اسلامی مساوات اور بھائی چارے کا تصور دیا گیا ہے جس کے ذریعے کسی کو برتر یا کمتر نہیں سمجھا جاتا، بلکہ سب کو برابر کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس مساوات کے اصول پر عمل کر کے معاشرتی تفریق اور نفرت کو ختم کیا جا سکتا ہے اور امن کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔

د۔ مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی:

اسلام میں بین المذاہب رواداری اور مذہبی آزادی کو فروغ دیا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ"[15]

"دین میں کوئی زبردستی نہیں۔"

ایک مقام پہ بین المذاہب ہم آہنگی کے ضمن میں قرآن میں فرمایا گیا:

"وَقُلْ لِكُلٍّ نَحْنُ أَمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ"[16]

"اور کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اس کی نسل پر نازل کیا گیا، ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔"

یہ آیات مذہبی آزادی اور مذاہب کی آپس میں ہم آہنگی کا ایک بنیادی اصول فراہم کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ اسلام دوسروں کے مذہبی عقائد کا احترام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کیا اور ان کے حقوق کا احترام کیا، چاہے وہ مدینہ میں یہودی ہوں یا عیسائی۔ اس رواداری سے امن اور ہم آہنگی کی راہیں کھلتی ہیں اور ایک پرامن معاشرت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

ر۔ جنگ سے اجتناب اور صلح کا فروغ:

اسلام میں جنگ کو آخری صورت اور ناگزیر حالت کے طور پر دیکھا گیا ہے، جب کہ اصل ہدف صلح اور امن کا فروغ ہے۔

---

[15]۔ البقرہ، ۲ : ۲۵۶۔

Al Baqarah, 2:256

[16]۔ آل عمران، ۳: ۸۴۔

Aal Imran, 3:84

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا"[17]

"اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔"

اسلام میں جنگ سے زیادہ امن کو ترجیح دی گئی ہے اور دشمن کے ساتھ بھی صلح کی جانب قدم بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ صلح حدیبیہ نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ایک ایسا واقعہ ہے جس میں آپ ﷺ نے صلح اور امن کو ترجیح دی اور اپنے مخالفین کے ساتھ معاہدہ کیا۔

س۔ انسانی حقوق کی پاسداری:

اسلامی تعلیمات میں ہر انسان کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے اور انسانی وقار کو بلند مقام دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"خبردار! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، یہ شہر اور یہ مہینہ۔"[18]

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں انسانی جان و مال کی حرمت کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی معاشرت میں انسانیت کا احترام، حقوق کی پاسداری، اور انسانی جان و مال کا تحفظ یقینی بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

اسلامی امن کے اصول عدل و انصاف، رواداری، بھائی چارہ، مذہبی آزادی، صلح کی فروغ، اور انسانی حقوق کی پاسداری پر مبنی ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر مسلمان نہ صرف اپنی زندگی میں امن و سکون حاصل کر سکتے ہیں بلکہ پوری دنیا میں اسلامی پیغام کے ذریعے امن اور سلامتی کو فروغ دے سکتے ہیں۔ یہ اصول موجودہ دور کے تنازعات اور مسائل کا حل فراہم کرتے ہیں، بشرطیکہ انہیں عملی زندگی میں نافذ کیا جائے۔

۴۔ موجودہ عالمی تناظر میں اسلام اور امن

موجودہ عالمی صورتحال میں، جہاں دنیا بھر میں جنگیں، سیاسی کشیدگیاں، فرقہ واریت، اور مذہبی شدت پسندی کا سامنا ہے، اسلام کے امن کے پیغام کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ دنیا میں بڑھتی ہوئی سیاسی اور سماجی

17۔ الانفال، ۸:۶۱۔

Al Anfal,8:61

18۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحج، حدیث نمبر ۱۷۳۹۔

Bukhari, *Al Jame Al Sahih*, Book Al Hajj, Hadith No. 1739

تناؤ کے درمیان اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے عالمی امن قائم کرنے کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں۔اسلام کا بنیادی پیغام امن ہے،اور اس کا ہر پہلو انسانیت کے لئے سکون، محبت،اور ہم آہنگی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔اس مقالے میں ہم موجودہ عالمی تناظر میں اسلام اور امن کے تعلق کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

الف۔عالمی سطح پر امن کا بحران

آج کی دنیا میں جنگوں، دہشت گردی، نسلی تنازعات،اور بین المذاہب کشیدگیوں کا دور دورہ ہے۔اس سب کے بیچ میں، اسلام کے امن کے اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔مشرق وسطیٰ، جنوبی ایشیا،اور افریقہ جیسے خطوں میں جاری جنگوں اور انتہا پسندی نے عالمی امن کے لیے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں۔اس میں زیادہ تر مذہبی بنیادوں پر لڑائیاں اور فرقہ واریت کا عمل دخل ہے، جس میں اسلام کے تصورِ امن کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔تاہم،اگر ہم اسلامی تعلیمات کو اصل روح کے مطابق سمجھیں، تو ان کا مقصد صرف داخلی یا برادری سطح پر امن قائم کرنا نہیں، بلکہ عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح اور امن کے اصولوں کا نفاذ ہے۔

اسلام کو آج کے دور میں اکثر مغرب اور بعض دوسری قوتوں کی جانب سے شدت پسندی اور دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے۔یہ ایک غلط فہمی ہے جو میڈیا اور عالمی سیاسی گیمز کی وجہ سے پھیلائی گئی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں شدت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اسلام دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے۔

ب۔عالمی امن کے لیے اسلامی اصولوں کا عملی نفاذ

اگر اسلام کی تعلیمات کو عالمی سطح پر نافذ کیا جائے تو نہ صرف مسلم معاشرے بلکہ تمام انسانیت کے لیے ایک پر امن اور خوشحال دنیا کا قیام ممکن ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کی اصل روح کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ قرآن و سنت میں جو اصول بیان کیے گئے ہیں وہ عالمی امن کے قیام میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ان میں سے اہم ترین 'اسلام میں امن کے اصول' کے ذیل میں اصول گزشتہ صفحات میں بیان کیے جا چکے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

عدل و انصاف، حسنِ سلوک، مساوات، مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی، جنگ سے اجتناب اور صلح کا فروغ، انسانی حقوق کی پاسداری۔

چنانچہ اسلام میں امن کے اصول عالمی سطح پر انسانیت کے لیے بہترین رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو عالمی تنازعات کا حل ممکن ہے۔موجودہ عالمی تناظر میں اسلام کے امن کے پیغام کو درست طریقے سے سمجھنا اور

اس پر عمل کرنا انتہائی اہم ہے تاکہ دنیا بھر میں جنگ، تشدد، اور تنازعات کو ختم کیا جا سکے اور ایک پرامن معاشرت قائم کی جا سکے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق امن کا قیام صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا حق ہے اور اس میں سب کا فائدہ ہے۔

۵۔ خلاصہ بحث:

اس مقالے میں موجودہ عالمی صورتحال کے تناظر میں اسلام میں امن کے تصور کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو امن، رواداری، انصاف، اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں شدت پسندی یا زبردستی کی گنجائش نہیں، بلکہ یہ ایک پرامن اور عادلانہ معاشرے کے قیام کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اجتماعی سطح پر بھی امن کے اصولوں کا پرچار کرتا ہے۔ موجودہ عالمی صورتحال میں، جہاں مختلف ممالک میں مذہبی تنازعات، جنگیں اور انتہا پسندی عام ہو چکی ہے، اسلامی اصولوں کو صحیح طریقے سے سمجھنا اور ان پر عمل کرنا دنیا میں پائیدار امن کا قیام ممکن بنا سکتا ہے۔

۶۔ تجاویز:

الف۔ امن کے اسلامی اصولوں کا فروغ :اسلامی معاشرت میں امن، رواداری اور بھائی چارے کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کا اصل پیغام عوام تک پہنچ سکے۔ اسلامی مدارس، یونیورسٹیز، اور مساجد میں ایسی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنایا جانا چاہیے جو نوجوانوں میں امن اور محبت کے جذبات کو فروغ دیں۔

ب۔ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا :اسلام کی رواداری اور دیگر مذاہب کے احترام کی تعلیمات کے حوالے سے بین المذاہب مکالمے اور سیمینارز منعقد کیے جائیں، تاکہ مختلف مذاہب کے درمیان امن اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔ اس سے غلط فہمیاں ختم ہوں گی اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان تعاون کا جذبہ بڑھے گا۔

ج۔ سیرتِ نبوی ﷺ کو بطور عملی نمونہ اپنانا : نبی کریم ﷺ کی سیرت ایک کامل نمونہ ہے جو امن اور محبت کا پیغام دیتی ہے۔ لہٰذا، مسلمان ممالک اور کمیونٹیز کو سیرتِ طیبہ کی روشنی میں امن کی مثالیں پیش کرنی چاہئیں تاکہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام واضح ہو سکے۔

د۔ میڈیا میں اسلامی امن کے پیغام کا فروغ : اسلام کو درست طریقے سے پیش کرنے کے لیے میڈیا میں اسلامی امن کے پیغام کو فروغ دیا جائے۔ مسلم ممالک کو میڈیا کے ذریعے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنی چاہیے تاکہ عالمی سطح پر پھیلی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔

ر۔ تعلیم و تربیت کے نظام میں اصلاحات : تعلیمی نظام میں ایسی اصلاحات کی جائیں کہ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات کی اصل روح کے مطابق تعلیم دی جا سکے۔ امن، عدل، اور انسانی حقوق جیسے موضوعات پر مبنی نصاب تیار کیا جائے تاکہ طلباء میں پر امن معاشرت کی اہمیت اجاگر ہو۔

اسلام ایک امن پسند مذہب ہے جو انسانیت کی بھلائی اور فلاح کا پیغام دیتا ہے۔ موجودہ عالمی تناظر میں اسلامی تعلیمات کو عملی جامہ پہنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے نہ صرف مسلم ممالک بلکہ پوری دنیا میں امن و امان اور رواداری کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔